ساجد حمید

شکار اور اہل کتاب کے برتن

قَالَ[1] أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، [فَصَعَّدَ فِیَّ النَّظَرَ ثُمَّ صَوَّبَهُ فَقَالَ: نُوَیْبِتَةٌ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ نُوَیْبِتَةٌ خَیْرٌ أَوْ نُوَیْبِتَةٌ شَرٌّ قَالَ بَلْ نُوَیْبِتَةٌ خَیْرٌ[2]. فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُکْتُبْ لِیْ بِأَرْضِ کَذَا وَکَذَا بِأَرْضٍ بِالشَّامِ لَمْ یَظْهَرْ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ إِلَیَّ مَا یَقُوْلُ هٰذَا فَقَالَ أَبُوْ ثَعْلَبَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَتَظْهَرُنَّ عَلَیْهَا قَالَ فَکَتَبَ لَهُ بِهَا[3]]. فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْکِتَابِ نَأْکُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَیْدٍ أَصِیْدُ بِقَوْسِیْ، وَأَصِیْدُ بِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ وَالَّذِیْ لَیْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِیْ مَا الَّذِیْ یَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟

فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَکَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْکِتَابِ تَأْکُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَ آنِیَتِهِمْ فَلَا تَأْکُلُوْا فِیْهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا، ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا. وَأَمَّا مَا ذَکَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَیْدٍ فَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ کُلْ [ذَکِیًّا وَغَیْرَ ذَکِیٍّ[4]]. [قَالَ وَإِنْ تَغَیَّبَ عَنِّیْ قَالَ وَإِنْ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

تَغَيَّبَ عَنكَ مَا لَم يَضِلَّ أَوْ تَجِدُ فِيهِ أَثَرًا غَيرَ سَهْمِكَ[5]] وَمَا صِدتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ [فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ[6]] فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ [قَالَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ[7]]. وَمَا صِدتَّ بِكَلْبِكَ الَّذِى لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

[قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يُحَرَّمُ عَلَيْنَا قَالَ لَا تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَلَا كُلَّ ذِى نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ[8]].

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے نظر اٹھا کر میرے (قدبت) کو دیکھا، پھر نگاہیں نیچی کیں اور فرمایا: نوخیز نسل! ابوثعلبہ نے پوچھا: یارسول اللہ، نوخیز نسل، اچھی یا بری؟ آپ نے فرمایا: اچھی۔ پھر میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ، میرے لیے ملک شام کے فلاں علاقے کی زمین لکھ دیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابھی شام پر غلبہ نہیں ہوا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: سنو، یہ کیا کہتا ہے! تو ابوثعلبہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، آپ شام پر ضرور غلبہ پائیں گے تو آپ نے وہ زمین ابوثعلبہ کے نام لکھ دی۔ پھر میں نے آپ سے دریافت کیا کہ جناب رسالت مآب، ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، ہمیں ان کے برتن استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اور (دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ) ہم ایسے علاقے میں ہیں، جہاں روزگار کا مدار شکار پر ہے۔ میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے اور نہ سدھائے ہوئے کتے سے بھی۔ آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ مجھے بتائیے کہ ان میں سے کیا چیز میرے لیے حلال ہے اور کیا نہیں؟

آپ نے (سن کر) فرمایا: یہ بات جو تم نے کہی ہے کہ تم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو اور تمھیں ان کے برتنوں میں کھانا پڑتا ہے تو (اس کا حل یہ ہے کہ) اگر تمھارے پاس ان کے برتنوں کے علاوہ برتن ہوں تو پھر ان کے برتنوں میں ہرگز نہ کھاؤ اور اگر کوئی اور برتن نہ ہو تو پھر ان کے برتنوں کو دھو

کر ان میں کھانا کھاؤ۔[1]

تم نے جو یہ بات کہی کہ تم شکار کے علاقے میں رہتے ہو تو جو تم تیر سے شکار کرو تو اس پر اللہ کا نام لے کر کھالو، خواہ تذکیہ کر سکو یا نہ کر سکو۔ انھوں نے پوچھا کہ اگر وہ شکار تیر لگنے کے بعد غائب ہو جائے؟ تو آپ نے فرمایا کہ پھر یہ دیکھو کہ اس میں تمھارے تیر کا نشان ہے اور دوسرے یہ کہ تیر کے علاوہ تو کسی زخم وغیرہ کا نشان نہیں ہے۔ رہا معاملہ سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا تو اگر وہ شکار کو تمھارے لیے روکے ہوئے ہو تو اس پر اللہ کا نام لے کر کھالو۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: خواہ اس نے شکار کو مار ڈالا ہو، آپ نے فرمایا: ہاں، خواہ اسے اس نے مار ڈالا ہو۔ البتہ غیر سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا جو معاملہ ہے تو اس میں یہ کرو کہ اگر تم شکار کو ذبح کر سکنے کا موقع پالو تو اسے تم کھا سکتے ہو۔[2]

ابو ثعلبہ کہتے ہیں: میں نے ایک اور بات پوچھی کہ ہمارے لیے جو چیزیں (پہلے) ممنوع کی گئیں، ان میں سے کچھ حلال ہیں؟ آپ نے فرمایا: بس گورخر نہ کھاؤ اور ہر کچلی والا درندہ نہ کھاؤ۔[3]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے اہل کتاب کا کھانا حلال کیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کھانے پینے میں ان کے کھانے اور برتن پاک سمجھے جائیں، لیکن کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں کو دھو کر استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان برتنوں کی بات ہے جن کو اہل کتاب شراب وغیرہ کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ کسی ناپاک یا شراب جیسی حرام چیز کے لیے ہم جب اپنا برتن بھی استعمال کریں گے تو بعد میں کھانے پینے کے لیے اسے دھونا ہی پڑے گا۔ آگے متن کے حواشی میں وہ طرق آجائیں گے جن سے برتنوں کے بارے میں یہ تفصیل سامنے آجائے گی۔ کچھ روایتوں، جیسے سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۸۶۹۱ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید صرف مجوس کے برتنوں کی بات تھی، چونکہ ان کا کھانا حلال نہیں کیا گیا، اس لیے ان کے برتن بھی دھوئے جائیں گے۔

۲۔ یہ شکار کے احکام ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جانور جو ہمارے کھانے کے لیے حلال اور پاکیزہ

ہے، وہ بھی دو وجھوں سے ہم پر حرام ہو جاتا ہے (یہاں واضح رہے کہ کمائی کے ذرائع کی وجہ سے ہونے والی حرمت زیر بحث نہیں ہے، بلا شبہ ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا جانور بھی حرام ہوتا ہے، لیکن یہاں ہم ذبح اور شکار کی وجہ سے حلال وحرام ہونے کے اسباب تک گفتگو کو محدود رکھے ہوئے ہیں)۔

پہلی وجہ موت ہے، موت خواہ طبعی ہو یا حادثاتی، دونوں ہی جانور کے گوشت کو حرام کرنے کے لیے کافی ہیں۔ سوائے اس کے کہ مرنے سے پہلے پہلے ہمیں جانور کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے۔ حادثات کی کچھ شکلیں قرآن نے بیان فرما دی ہیں:

...وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ.... (المائدہ ۵:۳)

”...اور وہ جانور جو گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے، یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں، مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو....“

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

شکار کو اللہ تعالیٰ نے حادثاتی موت سے الگ قرار دیا ہے اور شکار کرنے کے صحیح طریقے کو تذکیہ کا قائم مقام بھی مانا ہے۔ اوپر مذکورہ آیت کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے شکار کو حلال قرار دیا ہے۔ جس میں مردار کی دونوں قسموں (طبعی اور حادثاتی) کو حرام قرار دیا تھا۔ چنانچہ مطلب یہ ہوا کہ شکار کردہ جانور مردار نہیں ہے۔ البتہ کسی درندے نے اگر کسی جانور کو پھاڑ کر کھایا ہو تو اس کے بارے میں قیاساً یہ کہا جا سکتا تھا کہ اس کا تو خون بہ چکا تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسے بھی مردار ہی میں شامل کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ ہمیں وہ زندہ حالت میں مل جائے اور اسے ہم ذبح کر کے تذکیہ کر لیں:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ. (المائدہ ۵:۴)

”تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لیے حلال ہیں (ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تمھارے لیے حلال ہیں اور وہ (شکار) بھی حلال ہے جو تمھارے لیے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھا رکھا ہو اور جس (طریق) سے اللہ نے تمھیں (شکار کرنا) سکھایا ہے (اس طریق سے) تم

نے ان کو سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ رکھیں
اس کو کھا لیا کرو اور (شکاری جانوروں کو چھوڑتے وقت)
اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے
شک، اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔''

اس آیت میں شکار کی حلت کے لیے تین چیزیں لازم کی گئی ہیں، ہر شکار میں یہ باتیں پوری ہونی چاہییں:

ا۔اس جانور کا کیا ہوا شکار ہو جس کو شکار کرنا سکھایا گیا ہو۔

ب۔اس نے وہ شکار خود نہ کھایا ہو، بلکہ ہمارے لیے روک رکھا ہو (اگر وہ خود شکار کو کھانے لگ جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے وہ شکار خود کھانے کے لیے مارا ہے، ہمارے لیے نہیں، اس لیے ضروری نہیں کہ اس نے سکھائے ہوئے طریقے کو اپنایا ہو)۔

ج۔اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

سکھانے کا مطلب، ظاہر ہے، یہ ہے کہ شکار میں وہ طریقے اختیار کیے جائیں جو تذکیہ کے قریب ہوں، یعنی وہ طریقے جس میں جانور کی موت جسم کے کٹنے کے بعد خون بہ کر واقع ہوئی ہو۔ شکاری جانور شکار کا جسم پھاڑے اور تیر یا گولی اس کے جسم کو اس طرح چھید ڈالے کہ اس کا خون بہ جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ میتۃ (مردار) ہے، اسی لیے قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درندے اور ایسے جانور کے شکار، جو سدھایا ہوا نہ ہو، کو حرام قرار دیا ہے۔ البتہ اس صورت میں وہ حلال ہوگا، اگر ہمیں اس کے مرنے سے پہلے پہلے ذبح کرنے کا موقع مل جائے۔

سورۂ مائدہ (۵) کی آیت ۹۴ سے نیزے سے کیے ہوئے شکار کی اباحت بھی معلوم ہوتی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

''مومنو، کسی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو اللہ تمھاری آزمایش کرے گا (یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت سے) تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے تو جو اس کے بعد زیادتی کرے، اس کے لیے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

اس لیے نیزے اور تیر وغیرہ سے مارا گیا شکار بھی جائز ہوگا۔ اوپر کی تینوں آیات کے یکجا سمجھنے اور حدیثوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایسے ہتھیار شکار کے لیے صحیح نہیں ہیں جو فوری موت کا سبب بن جائیں، اس لیے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کہ فوری موت کی وجہ سے خون بہنے کا وقت نہیں ملتا اور جانور میتہ کی صورت اختیار کر جائے گا۔ اوپر اللہ تعالیٰ نے مرنے کی جو حادثاتی صورتیں بتائی ہیں، وہ سب وہ ہیں جن میں خون بہ کر موت نہیں ہوئی، اس لیے شکار میں بھی ایسے طریقے اختیار نہیں کیے جاسکتے جن میں جانور محض چوٹ سے مرے اور اس کا خون نہ بہے۔ اسی طرح اگر صحیح طریقے سے شکار ہوا ہے تو تذکیہ کا موقع ملے یا نہ ملے، وہ حلال ہوگا، اس لیے کہ خون بھی بہ چکا ہے اور جانور چھوڑتے وقت اللہ کا نام بھی لیا جا چکا ہے۔

حلال جانور کے گوشت کے حرام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، یا اللہ کے بجائے کسی اور کا نام لیا گیا ہو، شکار کے حرام ہونے میں یہ بات بھی وجۂ حرمت ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کا نام لینے سے یا سرے سے اللہ کا نام ہی نہ لیا جائے، دونوں سے ذبیحہ حرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جانور ذبح کرتے وقت اسے اگر کسی مزار یا استھان پر یا اس کے لیے نذر اور چڑھاوے کے لیے ذبح کیا گیا ہے تو وہ بھی حرام ہو جائے گا۔ ان تمام باتوں کے لیے قرآن کی آیات بالترتیب ذیل میں ہیں:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ... وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ.... (البقرہ ۲: ۱۷۳)	''تم پر حرام کر دیا ہے... وہ چیز یا جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے...۔''
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ.... (الانعام ۶: ۱۲۱)	''اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے...۔''
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ... وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ.... (المائدہ ۵: ۳)	''حرام ہے تم پر... وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے...۔''

ہماری زیر بحث حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اور سدھائے ہوئے کتے کے شکار کو اللہ کا نام لے کر کھانے کی اجازت دی ہے تو یہ اسی وجہ سے کہ یہ شکار کیا گیا جانور ہے، مردار نہیں ہے اور اس وجہ سے کہ اس پر اللہ کا نام بھی لیا گیا ہے۔ البتہ غیر سدھائے ہوئے جانور کو آپ نے اصلاً حلال نہیں کیا، بلکہ صرف اسی صورت میں حلال کیا ہے کہ جب ہم اسے ذبح کرنے کا موقع پا لیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سورۂ مائدہ کی تیسری آیت کے اس جملے 'وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ' کے تحت رکھا ہے، یعنی آپ نے غیر سدھائے ہوئے جانور کے شکار کو محض ایک جنگلی درندے کا شکار قرار دیا ہے جو صرف اسی صورت میں حلال ہے، اگر ہم اس کا تذکیہ (ذبح) کرنے کا موقع پا لیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

خلاصہ کے طور پر دو اہم نکات یہ ہیں کہ شکار میں جانور کے مارنے کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو ذبح کے قائم مقام ہو سکے۔ اور دوسرے یہ کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

شکار سے متعلق ہماری اس شرح میں زیر بحث آنے والی یہ پہلی حدیث تھی، اس لیے ہم نے اس میں شکار سے متعلق بنیادی احکام واضح کر دیے ہیں، آیندہ شکار سے روایتوں میں مختصر توضیح کفایت کرتی رہے گی۔

۳۔ یہ سوال بہت اہم ہے کہ دور جاہلیت میں ہم جن چیزوں کو حرام سمجھتے رہے ہیں، کیا ان میں سے بھی کچھ ہم لوگوں کے لیے مزید آسانی ہوئی ہے یا نہیں؟ جن کی معاش کا انحصار شکار پر ہوتا ہے، ان کے لیے یہ زیادہ سہولت ہے کہ جانوروں کی وہ تمام قسمیں معلوم ہوں جن کو وہ شکار کر کے کھا سکیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رہنمائی کر دی۔ یہ جواب غالباً مکمل نہیں ہے۔ خورونوش سے متعلق دیگر احادیث میں ان موضوعات پر بحث ہو چکی ہے، اس لیے یہاں اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ یہ روایت بخاری، رقم ۵۱۷۰ ہے۔ یہی روایت الفاظ کے معمولی ردوبدل کے ساتھ ان مقامات پر بھی آئی ہے: صحیح بخاری، رقم ۵۱۶۱، ۵۱۷۷؛ صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۰؛ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۳۰، ۱۹۴۹۶، ۱۸۶۹۷، ۱۸۷۱۸، السنن الکبریٰ، رقم ۴۷۷۷؛ سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۵۵؛ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۰۷؛ مسند احمد، رقم ۱۷۷۸۷۔ اس کے علاوہ یہی روایت ان کتابوں میں بھی آئی ہے:

سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۸۶۶۲، ۱۸۶۶۳، ۱۸۶۹۱، ۱۸۷۰۱، ۱۹۴۹۷؛ صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۰؛ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۷۹؛ السنن الکبریٰ، رقم ۴۷۷۷؛ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۶۸، ۱۷۷۷۲، ۱۷۷۸۳، ۱۷۷۸۵؛ سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۲؛ سنن الترمذی، رقم ۱۴۶۴، ۱۷۹۷؛ سنن النسائی (المجتبیٰ)، رقم ۴۲۶۶؛ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۱۱۔ اس روایت کے بعض طرق میں درج ذیل مختلف باتیں ملتی ہیں:

۱۔ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۴۹۷ میں یہ روایت کچھ اضافوں کے ساتھ آئی ہے۔ ایک اضافہ تو صحابی کے اس سوال میں ہے کہ تیر سے شکار میں کبھی میں تذکیہ کا موقع پا لیتا ہوں اور کبھی نہیں پاتا۔ دوسرا اضافہ اہل کتاب کے برتنوں کے حوالے سے ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے برتنوں میں سؤر کا گوشت پکاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ تیسرا

اضافہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں ہے، وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے برتنوں کو دھونے میں بہت اچھی طرح دھونے پر زور دیا ہے: 'قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّيْ أَرْمِيْ بِقَوْسِيْ فَمِنْهُ مَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَمِنْهُ مَا لَا أُدْرِكُ فَمَاذَا يَحِلُّ لِيْ وَمَا يُحَرَّمُ عَلَيَّ؟ إِنَّا فِيْ أَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهُمْ يَأْكُلُوْنَ فِيْ آنِيَتِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُوْنَ فِيْهَا الْخَمْرَ فَنَأْكُلُ فِيْهَا وَنَشْرَبُ؟ قَالَ كُلَّ مَا رَدَّ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَّ عَنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ غِنًى فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَّمْ تَجِدْ عَنْهَا غِنًى فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ رَحْضًا شَدِيْدًا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا' (ابوثعلبہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول، میں اپنی کمان سے تیر چھوڑتا ہوں تو کبھی تو جانور کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور کبھی نہیں ملتا تو بتائیے کہ میرے لیے ان میں سے کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے؟ (دوسری بات یہ کہ) ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، وہ اپنے برتنوں میں سؤر کا گوشت کھاتے اور ان میں شراب پیتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو تمھارا تیر تمھارے لیے لائے، اور تم نے اس پر اللہ کا نام پڑھا ہوا ہے تو اسے کھاؤ اور اگر تم اہل کتاب کے برتنوں سے بچ سکو تو ان میں ہرگز نہ کھاؤ۔ اور اگر تم اہل کتاب کے برتنوں سے بچنے کی کوئی صورت نہ پاؤ تو انھیں پانی سے اچھی طرح دھولیا کرو، پھر ان میں کھا پی سکتے ہو)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ب۔ امام مسلم اپنی کتاب صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۰ میں یہی روایت لائے ہیں، مگر لکھتے ہیں کہ اس روایت میں تیر سے شکار کا ذکر نہیں ہے۔

ج۔ السنن الکبریٰ، رقم ۴۷۷۷ میں جو روایت آئی ہے، اس میں اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر نہیں ہے۔ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۸۵ میں برتنوں سے متعلق سوال ان الفاظ میں آیا ہے: 'أَفَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ آنِيَتِهِمْ' (کیا ہم ان کی ہنڈیا میں پکا لیا کریں اور ان کے برتنوں میں پی لیا کریں)۔

د۔ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۶۸ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہنے کے بجائے وہاں سے گزرنے کا ذکر ہے: 'قَالَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ ...' (انھوں نے عرض کی کہ ہم مسافر لوگ ہیں اور ہمارا گزر یہود و نصاریٰ اور مجوس کے علاقے سے ہوتا ہے تو ہمیں بس انھی کے برتن میسر ہوتے ہیں ...)۔

۲۔ یہ اضافہ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۸۳ سے کیا گیا ہے۔

۳۔ یہ اضافہ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۷۲ سے کیا گیا ہے۔

۴۔ یہ اضافہ سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۵۶ اور ۲۸۵۷ سے کیا گیا ہے۔ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۸۵ میں جملہ یوں ہے: 'وَكُلَّ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ وَاِنْ قَتَلَ' (ہر وہ شکار جو تیر تیرے لیے مارے، وہ کھالو، خواہ وہ تیرا اسے مار ڈالے)۔

۵۔ یہ اضافہ سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۵۷ سے کیا گیا ہے۔

۶۔ یہ اضافہ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۶۸ اور صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۷۹ سے کیا گیا ہے۔ اس حدیث کے تفسیری حواشی میں اوپر ہم یہ بتا آئے ہیں کہ قرآن مجید نے شکار کو میتۃ سے جن جن چیزوں کی بنا پر الگ کیا ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شکاری جانور اپنے شکار کو کھائے نہیں، بلکہ ہمارے لیے اسے روکے رکھے۔ غالباً جواب کا یہ حصہ بخاری و مسلم اور دیگر کتب کے راویوں نے بھولنے کی وجہ سے ضائع کر دیا تھا۔

۷۔ یہ اضافہ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۶۸، ۱۷۷۷۲ سے کیا گیا ہے۔

۸۔ یہ اضافہ مسند احمد، رقم ۱۷۷۷۲ سے کیا گیا ہے۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com